کو اپنی ذات کے سوا، قوم کے لئے مخصوص کردے تو مین نہین جانتا کہ دُنیا مین ایسا عقلمند ہمدرد کون ہوگا کہ اپنے آپکو قوم مین داخل نہ سمجھے اور باوجود حصول فایدہ ذاتی بلاضرر و نقصان فایدہ قومی اپنے فایدہ کے خیال کو قومی کامون سے نکال دیتا ہو یا اس نکال دینے کو شرط ہمدردی قومی خیال کرتا ہو یہہ تب ہو جبکہ وُہ قوم مین داخل نہ ہو یا اسکا فایدہ ذاتی قومی فایدہ کے نقصان کا موجب ہو۔

نقل سے اس قول جناب کے مخالف ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اسلام ہمکو یہی سکھاتا ہے کہ ہم جو عمل کرین اُسمین آخرت اور رضا پروردگار مدنظر رکھین اور صاف بتاتا ہے کہ جس عمل مین خدا کی رضا اور آخرت ہمکو مدنظر نہین وہ عمل ضایع و بیکار و موجب خسارت و ہلاکت ہے بلکہ غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وغیرہ کُتب سماوی کا نازل [illegible] ہے اسکے سوا اور مسایل فروع و اصول و عبادات و اعتقادات کا رجوع اسی مسئلہ کیطرف ہوتا ہے قرآن و حدیث اس مسئلہ کی ہدایت و ترغیب سے پُر ہین - ان سے پہلی کتابین بھی اسکے ذکر سے خالی نہین -

قرآن مین ارشاد ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا چاہے اسکو ہم دُنیا مین جو چاہتے ہین دیتے ہین سو بہی جس شخص کو ہم چاہین پہر اسکے لئے دوزخ ٹہکانا ہے جسمین ملامت سے دہتکارا ہوا داخل ہوگا اور جو آخرت کے طالب ہین اور مومن ہین اُنکی کوشش کی قدر ہوگی -

من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلٰہا مذموما مدحورا ومن اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وھو مومن فاولٰئک کان سعیہم مشکورا (بنی اسرائیل)

اور ارشاد فرمایا ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا اور اُسکی زینت چاہتے ہین ہم اُن کے اعمال

من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وھم

لا یبخسون ٥ اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وبطل ما کانوا یعملون ۔ ہود ع ۲

کی جزا انکو دنیا مین پوری کر دیتے ہین جسمین وہ نقصان نہین پاتے اُن کے لئے آخرت مین بجز آگ کچہہ نہین انکا کیا اکارت ہوا اور انکا وہ عمل باطل ۔

من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوتہ منہا ومالہ فی الاخرۃ من نصیب ۔ الشوری ۲۶

اور ارشاد ہے جو آخرت کی کہیتی چاہتا ہی ہم اُسکی کہیتی بڑہاتے ہین اور جو صرف دنیا کی کہیتی چاہتا ہی اُسکو ہم دُنیا کی کہیتی سے کچہہ دیدیتے ہین اور پہر اُسکا آخرت مین کچہہ حصہ نہین ۔

یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون ۔ الروم ع ۱

اور ان لوگون کی مذمت مین جو صرف دُنیا کے طالب ہین فرمایا ہے ۔ وہ ظاہری حیوۃ دُنیا کو جانتے ہین اور آخرت سے غافل ہین ۔

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (البقرۃ ع ۲۵)

اور اُن لوگون کی مدحت مین جو رضا ہی کے طالب ہین ارشاد ہوا ہی بعض اپنی جان کو خدا کی رضا جوئی مین بیچ ڈالتے ہین خدا اپنے ایسی بندون پر نہائیت مہربان ہی

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ۔ الدہر ع ۱

اور فرمایا ہی کہ وہ یتیمون اور اسیرون کو کہانا کہلاتے ہین اور کہتے ہین ہم تم کو خدا کے لئے کہانا کہلاتے ہین اِسکا عوض تم سے نہین چاہتے

اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا ہی کے لئے لوگون سے (جو نیک ہون) دوستی رکہے اور خدا ہی کے لئے

عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من احب للہ وابغض للہ واعطیٰ للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان۔ (ابوداؤد والترمذی)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وعن ابن مسعود عن النبی صلعم قال اذا انفق الرجل علی اہلہ یحتسبہا فہی لہ صدقۃ

وعن سعد [illegible] قال لہ انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت علیہا حتی ما تجعل فی فم امرأتک (صحیح البخاری)

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ یاتی احدنا شہوتہ ویکون لہ فیہا اجر قال رایتم لو وضعہا فی حرام اکان علیہ وزر فکذلک اذا وضعہا فی الحلال کان لہ اجر۔ (صحیح مسلم)

لوگون سی (جو بد ہون) ناخوش+ رہی۔ اور خدا ہی کے لئے کسیکو کچہہ دی اور خداہی کے لئی جہان کچہہ نہ دینا ہو) دینے سے رکی اُس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔

اور فرمایا خوبی کی جو بات ہی وہ صدقہ وخیرات مین داخل ہے یعنی اگر اسمین رضا خدا تعالی اور ثواب آخرت کی نیت کرین چنانچہ فرمایا ہے آدمی کا اپنی بیوی بچون کو بہ نیت ثواب خرچ دینا خیرات مین داخل ہے۔

اور فرمایا [illegible] کچہہ بہ نیت رضا مولے خرچ کریگا اسکا اجر پائیگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے موہنہ مین دیگا اسکا اجر بہی تجہے ملیگا۔

اور فرمایا کہ جو تم اپنے اہلخانہ سی ہم صحبت ہوتے ہو وہ بہی داخل خیرات ہی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنی شہوت رانی کرتے ہین اسمین بہی اجر ہی۔ ؟ آپنے فرمایا بتاؤ اگر وہ شہوت رانی حرام سے کرے تو اسپر بوجہ اُگناہ ہوتا ہی یا نہین ایسا ہی اُسکو ثواب ہونا چاہئی۔ اگر وہ حلال سی کرے۔

اِن احادیث نے شرح کردی کہ جن کامون کو لوگ دُنیاوی سمجہتے ہین وہ بہی بہ نیت ثواب کرنیسی دین اور ثواب کے کام ہوجاتے ہین۔ اور ہر ایک عمل مین نیت ثواب لمونہ لازم کمال

+ یہ ناخوشی اس فعل بد کی نظر سے ہونی چاہئی نہ اُس شخص کی ذات سی جسمین فعل بد پایا جاتا ہی اگر اسمین اور حسنات موجود ہین۔ اسباب مین ہم عنقریب ایک مستقل مضمون لکہنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق۔

ایمان سے ہے - پس جس نے کوئی کام (دنیا کا یا خواہ دین کا) بلانیت ثواب آخرت و رضامولے کیا اور اسے صرف دنیاوی منفعت کو پیش چشم رکہا - اُس نے اپنا وہ عمل ضایع کیا اور وہ خسارہ مین پڑا -

آیات واحادیث اسباب مین شمار سے باہر ہین مگر ہمنے بنظر اختصار ان چند آیات و احادیث کی نقل پر اکتفا کیا - اب منصفین اہل سید احمد خان صاحب انصاف سے سوچین کہ آپ کا یہہ قول کہ قومی کام بلاخیال ثواب آخرت کرنا چاہئے بشہادت عقل و نقل کیونکر صحیح ہو سکتا ہے -

سوم - لودہیانہ کے لکچر کے خاتمہ مین آپنے فرمایا ہے کہ "ایک چہوٹا سا مدرسہ قایم کر کے اور ایک ہندوستانی سو ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار کا ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے قومی تعلیم کا [illegible] تعلیم گاہ اور مدرسون کی نسبت اچہی طرح پر نہو - خیال کرو تمہارے لڑکے کس صحبت مین ہین اور کن لوگون کے ساتہہ تعلیم پاتے ہین - قومی تعلیم ایسے مکان پر ہونی چاہئے جہانپر کہین سے بیرونی صحبت کا اثر نہ پہنچتا ہو - قوم کے لڑکے آپسمین بورڈر ہونے ہم کالج ہونیکی وجہ سے محبت رکہتے ہین - آپ ہمارے محمڈن کالج کو دیکہین کہ آپسمین طالب العلم کیسا دوستانہ برادرانہ تعلق رکہتے ہین - ایکدوسرے کی بیماری مین کیسی مدد کرتے ہین - ایک دوسرے کی رنج و راحت مین کیسے شریک ہوتے ہین آپ سبات کو خوب یاد رکہئے کہ قومی تعلیم کبہی علیحدہ علیحدہ نہین ہو سکتی اپنے اپنے طور پر بچونکو تعلیم دینا بچون کو سوائے غارت کرنے کے اور کچہہ نتیجہ نہین دیتا"

اس قول مین آپنے دو دعوے کئے ہین **اول** یہہ کہ علیگڈہ کالج مسلمانون کی عمدہ تعلیم و تربیت کا کافی ذریعہ ہے **دوم** یہہ کہ اگر مسلمان اپنی اپنی تعلیم کا اپنی اپنی جگہ بندوبست کرین اور ایسے سکول قایم کرین جنمین ہندوستانی لوگ سو ڈیڑہ سو روپیہ کی تنخواہ والے ہیڈ ماسٹر ہون تو مسلمانون کے لڑکے بجائے تعلیم و تربیت پانیکے ضائع و غارت ہو جائین گے -

ان دونو دعاوی کا نتیجہ یہہ نکلا کہ جبتک علیگڈہ کالج سے بڑہکر اور جگہہ مسلمانون کی تعلیم کا بندوبست نہ ہو تمام مسلمانان (پنجاب کے ہون خواہ ہندوستان کے) اپنے لڑکے تعلیم وتربیت کے لئے علیگڈہ کالج مین بہیجا کرین اور جو انکی تعلیم کے لئے وہ چندہ جمع کرین وہ بہی علیگدہ مین بہجوادیا کرین یہہ نتیجہ پہلے ہی سید احمد خان صاحب کے تمام ہمخیال احباب ومتبعین کے خیال مین جاگزین ہے اور جب کبہی مسلمانون نے اپنی تعلیم کا بقدر ہمت خود بندوبست کرنا چاہا ہے اُن کے احباب ومقلدین نے یہی بات فرمادی ہے۔ اس نتیجہ کے ایک مقدمہ (دعوی اول) کی نسبت جو خیال ہم رکہتے ہین اسکو نمبر۲ جلد۶ مین بضمن سٹرلمنٹ اور اسلام ظاہر کرچکے ہین اسمقام مین اُسکے دوسرے جز (دعوی دوم) کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتے ہین اور اسکی طرف توجہ کرنیکی جناب احباب [illegible] بضمون [illegible] اور اسلام [illegible]

+ جب انجمن ہمدردی کی (خدا اسکو نیند غفلت سے جگادے اور اسکی ممبرون اور معاونون کو قومی جوش دلادے) بنا قایم ہوئی اور اسکی اغراض مین ایک قومی مدرسہ تعلیم دُنیاوی قایم کرنیکی تجویز پیش ہوئی تو ایک معزز جلیل القدر دوست سید احمد خان نے (جو ہمارے بہی دلی کرمفرما ہین) ہمسے صاف یہہ بات کہی کہ سید احمد خان یا علیگڈہ کالج نے مسلمانون کی تعلیم کا کافی بندوبست کردیا ہے"۔

ان ہی دنون ایک مقلد انریبل سید احمد خان نے رسالہ انجمن قصور مین ایک مضمون نیشن (یاقوم) پر لکہا۔ اس مین اس قسم کی کارروائیون کو قومی طاقت کا تفرقہ قرار دیا اور صاف لکہدیا کہ جابجا مدرسے اور سوسائیٹیان قایم کرنا روپیہ کو ضایع کرنا ہے۔ سب کو ملکر علیگڈہ کالج کی مدد کرنا چاہئے۔ ان دنون ضلع ہوشیارپور مین قوم زمینداروں مین ایک پرائمری سکول قایم کرنیکی تجویز در پیش ہے جسکے لئے چندہ بہی جمع ہوچکا ہے اسکی نسبت بہی سید احمد خان صاحب کے ایک مقلد نے یہی کہا ہے کہ یہان سکول قایم کرنے سے کیا فایدہ لڑکون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے غرض یہہ نتیجہ مدت سے اس گروہ مین متفق علیہ اور مسلم چلا آتا ہے۔ اسیوجہ سے ہمکو اسمین غور کرنیکی ضرورت پڑی ہے

ہماری خیال مین **دعوی دوم** جناب اور جو اس سے آپ یا آپ کے احباب نتیجہ نکالتے ہین کئی وجہ سے محل کلام ہے۔

اول - یہہ کہ جا بجا مدارس قایم کرنا (اگر انکا اصول ایک ہو چنانچہ واقعہ مین بہی ایسا ہی ہے) قومی طاقت کی تفریق نہین ہے - تفریق تب ہو جب کہ انکی اغراض و اصول مختلف ہون اور انکا نتیجہ بہی مختلف نکلے - اور اگر عموماً تعدد و کثرت تفریق کہلاتا ہے تو چاہیے کہ جو ایک کالج مین مختلف کلاسین یا اسکے ماتحت مختلف برنچین قایم ہوتی ہین وہ بہی تفریق متصور ہو جسکا شاید علیگڈہ مین بہی کوئی قایل نہین - اور اگر سید احمد خان صاحب اور انکے احباب موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیم و تربیت کا مدار و انحصار علیگڈہ کالج ہی مین سمجہتی ہین تو وہ بجائے اسکے کہ اور جگہہ مدارس قایم کرنیسے لوگون کو منع کرین یہہ ہدایت [illegible] برپا دین یا علیگڈہ کالج کا برنچ قرار دیا کرین -

وجہ دوم یہہ ہمنے مانا کہ علیگڈہ کالج (قطع نظر اسکے مذہبی تعلیم اور یورپین تربیت و طریق معاشرت سے جنمین ہم پہلے مضمون بلیٹن مین کلام کر چکے ہین) دنیاوی علوم کی تعلیم کا عمدہ ذریعہ ہے اور جہاں کوئی مدرسہ یا سکول جاری ہی یا جاری ہونا چاہتا ہی وہ اسکی نظیر نہین ہے اور نہ ہوگا مگر اسکا لازمہ یا نتیجہ یہہ نہین ہی کہ تمام ملک پنجاب و ہندوستان کی شہرون قصبات اور دیہات کی لڑکے تعلیم کے لیئے علیگڈہ کو ہی جایا کرین - علیگڈہ کے سوا جہان کہین وہ پڑہین وہ بیکار و بے اعتبار ہی - حامیان علیگڈہ کالج علیگڈہ کالج کو بہت بڑہائین گے تو اسکو وہ نسبت و فوقیت دینگے جو ہمارے مقدس مشہد بیت اللہ کو اور مساجد روی زمین کی نسبت حاصل ہی کہ اسمین عبادت کرنا اور مساجد کی نسبت ہزارہا درجہ زیادہ موجب ثواب ہی مگر یہہ بات کعبہ کی نسبت کوئی نہین کہسکتا کہ جب کوئی نماز پڑہنا یا عبادت کرنا چاہی تو بجز کعبہ اور کسی مسجد مین نماز نہ پڑہی - پہر علیگڈہ کالج کی نسبت وہ نتیجہ کیونکر قابل تسلیم ہے -

† یہہ ایک نظیر ہے تمثیل نہین ہی اسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا کہ یہان ثواب سے تو بحث نہین پہر ایسی مثال جسمین ثواب مین فوقیت پائی جاتی ہے کیون دی -

وجہ سوم - اگر یہہ نتیجہ بھی مان بھی لیا جاوے تو آخر اسپر عمل کرنیکے لئے کچھہ استطاعت وقدرت بھی شرط ہونا چاہئی جیسا کہ حج کعبہ کے لئے بحکم آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا زاد وراحلہ شرط ہے پھر عام مسلمانان ہندوستان وپنجاب کو بلا لحاظ اُنکی موجودہ حالت اور قدرت واستطاعت کے علیگڈہ کالج مین اولاد کو تعلیم دینے کے لئے مکلف کرنا تکلیف مالایطاق نہین تو اور کیا ہی - علیگڈہ کالج کی تعلیم کی ادنی شرط یہہ ہے کہ فی لڑکا دس روپیہ ماہوار فیس یا چندہ بورڈنگ ہوس داخل کرے اور مصارف سفر مواضع بعیدہ جو بعض موقع پر سفر بیت اللہ کے قریب قریب ہوجاتے ہین علاوہ بران رہے - اب انصاف سی غور فرمانا چاہیئے کہ یہہ شرط استطاعت ہندوستان وپنجاب خصوصًا دیہات کے مسلمانون مین فی صدی کسقدر مسلمانون مین پائی جاتی ہے - پہر علیگڈہ کالج کی دُہن یا لٹ مین بے سوچے بن سمجھی ہر ایک کو بھی رغبت دلانا کہ اپنے بچون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بھیجدیتے تجربہ کارون اور داناؤن سے کب زیبا ہے - سچ پوچھو تو یہہ کالج عام مسلمانون کی نظر [illegible] محمڈن کالج نہین ہے بلکہ راجگان وامیرون اور وزیرون اور دولتمند مسلمانون کا کالج ہے اسمین غریب مسلمان یا متوسط لوگون کے لڑکے ہرگز تعلیم نہین پا سکتے - چنانچہ ہوا خواہان علیگڈہ کالج اس بات کی خود اقراری ہین پہر وہ کس موہنہ سے اور کس معنی کر کس وناکس کو جو اپنی تعلیم کا اپنے طور پر اپنی ہمت کے موافق بندوبست کرنا چاہتا ہے - کہتے ہین کہ تم اپنے طور پر تعلیم کا بندوبست نہ کرو اپنے لڑکون کو معہ زرچندہ جو تعلیم کے لئے فراہم ہو علیگڈہ کالج مین بھیجدو -

جسحالت مین اُنکو یقین ہے کہ عام مسلمان علیگڈہ مین اپنے لڑکے بہیجا نہین سکیگے تو انکو مقامی مدارس قایم کرنیسے روکنا مطلق تعلیم سے روکنا نہین تو کیا ہے - علیگڈہ (جو اُن کے حقمین انکی موجودہ حالت اور علیگڈہ کالج کے مصارف کی نظر سے لنڈن یا پیرس کا بچہ ہے) تو وہ جانے سے رہی اور مقامی مدارس سی قایم کرنیسے

وہ بچون کو غارت کرنیوالے اور جمعیت قومی کو توڑنیوالی ٹھہرے اِسکا نتیجہ بجز اسکے کہ وہ تعلیم کا نام ہی نہ لین اور کیا نکلتا ہے

اِن وجوہات کو احباب سید احمد خان صاحب غور سے انصاف سے ملاحظہ فرما دین تو ان کو صاف اقرار کرنا پڑے کہ مسلمانون کی موجودہ حالت کی نظر سے اُن کے لئے ضرور ہے کہ جابجا حسب ضرورت اور موافق اپنی وسعت کی سکول و مدارس قایم کرین اور دس روپیہ ماہوار کے ملازم سے لیکر ہزار روپیہ تک (جیساکہ ضرورت کا تقاضا اور وسعت کی اجازت ہو) مدرس و ہیڈ ماسٹر مقرر کرکے کام چلادین۔ علیگڈھ کالج کے آس پر تعلیم سے محروم نرہین۔

اِس ضرورت کو ایک دفعہ آنریبل سیّد احمد خان بہی تسلیم کرچکے ہین [illegible] ضرورت ظاہر کی تھی اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اس تجویز پر انجمن کو کامیابی کی بشارت تحریر فرمائی تھی۔ اب بہی اگر اُن کے اور انکے احباب کی توجہ ہو تو یہہ ضرورت اُنکے خیال مین آسکتی ہے۔

اب ہم اِسمضمون کو ختم کرتے ہین اور اتباع و احباب سید احمد خان صاحب سے اُمید رکہتے اور التجا کرتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے آپ کے لکچرون کی نسبت رایزنی کی ہے یا اون کے سفر کی نسبت مختلف رائے معاصرین پر راے دی ہے۔ اُسکو ایک ناصح مشفق یا خیر خواہ کا کلام سمجھکر اسمین انصاف سے غور کرینگے۔ کلام مخاصمانہ سمجھکر اسکے رد و جواب کی طرف متوجہ نہ ہوجاوینگے۔

آیندہ اختیار

فقط

۱۲

مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولویون کو نصیحت

ہرچند اخبار کی اڈیٹری ایک عام پیشہ (یا منصب) ہے جسکی اسلام سے خصوصیت نہین ہندو و مسلمان - عیسائی وغیرہ سبھی مذاہب کے اشخاص مین یہہ پیشہ بالاشتراک پایا جاتا ہے ولیکن مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولوی صاحبون کو یہہ نہین پہنچتا کہ جب وہ یہہ پیشہ اختیار کرین اپنے مذہب اسلام کی پابندی چھوڑ دین اور اسمین بلالحاظ احکام اسلام عام اڈیٹرون کے مجوزہ اصول پر چلین -

اخبار کی اڈیٹری احکام اسلام سے آزادی کا سارٹیفکٹ نہین ہے کہ مسلمان اڈیٹر ہون تو پہر جو چاہین کرین اور نہ وہ گناہون کے لئے کفارہ (بمنزلہ بپتسما) ہے کہ جو گناہ اڈیٹر سے سرزد ہون وہ اس سے محو ہوتے چلے جائین - بلکہ اڈیٹر ہو جانیکے بعد بہی مسلمانون (خصوصًا مولوی صاحبون) کو احکام اسلام کی ویسی ہی پابندی لازم رہتی ہے جیسیکہ پہلے واجب ہی اڈیٹر ہونیکے گناہون کا کفارہ نہین ہو جاتے -

عام اڈیٹرون مین وقایع نگاری کا یہہ اصول† مقرر (یا یون کہو کہ دستور العمل و مروج) ہو رہا ہے کہ جب کسی کارسپانڈنٹ (یا مخبر) نے کچہہ لکہا یا کہا اڈیٹر نے اسکو بلاتحقیق اس امر کے کہ وہ نفس الامر کے مطابق ہے یا مخالف اور اسکا ناقل و مخبر صادق ہے یا غیر صادق اخبار مین درج کر لیا - اسمین بہت احتیاط کی تو اسکے ساتہہ یہہ بات بہی لکہدی کہ اڈیٹر نامہ نگارون کی خبرون کا ذمہ دار نہین ہے پہر اگر اس خبر کی عدم صداقت ظاہر ہو گئی تو اسکی تردید† بہی اخبارون مین چہاپ دی لو بس اتنے مین اُن کی تحقیق و احتیاط

† آجکل اخبارون وغیرہ اُردو تحریرون مین تردید بمعنی رد و جواب مستعمل ہے جو درحقیقت اس معنے کے لئے موضوع نہین ہے اصل اسکی معنے تشقیق ہین یعنے ایک چیز کو پہرانا اور اسکی تشقین بنانا ہمنے اس لفظ کو اس معنے (رد) مین بلحاظ فہم مخاطبین استعمال کیا ہے اور کلموا الناس علی قدر عقولہم پر عمل کیا -

حد کمال کو پہنچ گئی اگر وہ خبر کسی اخبار مین درج ہوئی پائے تو اسمین اتنی احتیاط کی بھی ضرورت نہین سمجھی جاتی پہر تو وہ خبر کالوحی من السماء ہوگئی اسکی تحقیق و تصدیق کی کیا حاجت رہی اسکو بلا تردد درج اخبار کر لیا اور اسکے اول یا آخر مین اس اخبار کا جس سے وہ اخذ کیگئی ہے) حوالہ دیدیا

مگر اسلام اس اصول کو ہرگز پسند نہین کرتا اور وہ کبھی اجازت نہین دیتا کہ جبتک کسی خبر کی تحقیق نہ کرلین اسکی ناقل و مخبر کی صداقت کا تجربہ و مشاہدہ نہ کرلین اسکو بذریعہ تحریر یا تقریر شایع کرین **خصوصاً** ایسی خبرون کو جو ایسے اشخاص کی مذمت و اہانت و بدگوئی و عیب جوئی پر مشتمل ہون جن سے حسن ظنی کا امر وارد ہو۔

حق جل و علی **قرآن مجید** مین فرماتا ہے

یا ایہا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین (الحجرات ع ۱)

اے ایمان والو (اسمین مسلمان اڈیٹر بھی داخل ہین خصوصاً جو مولوی ہون) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (جسکی صداقت تمکو ثابت نہو) کوئی خبر لاوے تو تم اسکی تحقیق کر لیا کرو تا نہو کہ اسکی کہنے سے کسی قوم (کی جان و مال) پر نادانی سے جا پڑو۔ پہر پچہتانے لگو

نزل فی الولید بن عقبۃ وقد بعثہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق مصدقا فخافہم لترۃ بینہ وبینہم فی الجاہلیۃ فرجع وقال انہم منعوا الصدقۃ وہموا بقتلہ فہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغزوہم فجاؤا منکرین ما قالہ عنہم (جلالین) سماہ فاسقا تنفیرا وزجرا عن المبادرۃ

یہ آیت باتفاق جمہور مفسرین ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی ہے جب وہ بنی مصطلق (قوم) مین تحصیل زکوۃ کے لئے گیا تھا اور اس قوم کے استقبال کو بقصد قتال سمجھکر واپس آیا اور آنحضرت سے کہدیا کہ وہ لوگ میرے مارنے کو آئے تھے اسکو خدا تعالی کا فاسق کہنا (باوجودیکہ وہ صحابی تھا) اسی نظر سے ہے

والاستعجال الی الامر من غیر تثبت
کما جعلہ ھذا الصحابی الجلیل لکنہ
مثول مجتھد الخ (رجمل)

عن حفص بن عاصم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث
بکل ما سمع وقال عمر بن الخطاب رض بحسب المومن
الکذب ان یحدث بکل ما سمع وعن
ابن وھب قال قال لی مالک انہ لا یسلم
رجل حدث بکل ما سمع ولا یکون اماما وھو
یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم صفحہ ۹ جلد)

کہ بلا تحقیق و تثبت کسی بات کو نقل کرنا فاسق
کا کام ہے۔
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ آدمی کو جھوٹا بننے کے لئے یہی کافی وبس
ہے کہ ہر ایک سنی سنائی بات کو نقل کردیا کرے
(یعنی یہہ تحقیق نکرے کہ اسکا ناقل سچا ہے
یا جھوٹا) ایسا ہی حضرت عمر فاروق رض وغیرہ
اکابر صحابہ سے مروی ہے اور امام مالک رح
کا قول ہے کہ جو شخص ہر ایک سنی سنائی
بات نقل کردیتا ہے وہ جھوٹ سے بچ نہین

سکتا [illegible]

اور جن آیات واحادیث مین ان خبرون کی نقل واشاعت کی ممانعت وارد ہے جو تنخاص
محل حسن ظنی کی مذمت مین وارد ہین وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۹ منقول ہوچکی
ہین۔

ایسا ہی کتب فقہ واصول مین مجہول الحال کی خبر وروایت وشہادت کو نامعتبر ٹھہرایا
گیا ہے ولیکن افسوس صد افسوس اکثر مسلمان اڈیٹرون خصوصاً مولوی صاحبون نے
اس مسئلہ (یا اصول) قرآن وحدیث وفقہ واصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور نقل قریت
اخبار مین اسی عام اصول پر (جو ہنود وعیسائیون غیرہ مین بلا لحاظ مذہب مروج و
دستور العمل ہے) انکا عمل ہے وہ جو بات کسی کارسپانڈنٹ یا مخبر سے سنتے ہین (اسمین دین
کی اسلام کی مسلمانون کی توہین ہی کیون نہ ہو) اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ اسکا ناقل
صادق ہے یا کاذب اخبار مین درج کرلیتے ہین۔ اور جو بات کسی اخبار مین مندرج پاتے ہین

(کسی مسلمان کی تکفیر یا اہل اسلام کی تحقیر ہی پر مشتمل کیون نہو) بلا دریافت اِس امر کے
کہ وہ بات اِس اخبار مین کس شخص سے اخذ کی گئی ہے اپنے اخبار مین بھرتی کر لیتے ہین
طرفہ یہہ اگر کوئی مجہول الاسم نامعلوم الحال و الرسم انکو کسی گمنام پرچہ کے ذریعہ سے کوئی
خبر بھیجدیتا ہے (اسمین بھی خواہ مسلمانون کی مسلمانون کے معابد و شعایر کی کیسی ہی توہین
ہو) تو اُسکے درج اخبار کرنے سے بھی ذرا تامل نہین کرتے -

انکی اِس روش پر کوئی معترض ہو تو وہ آیۃ حدیث فقہ اصول کیطرف مراجعت
فرماکر اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر منفعل اور اپنے قصور کے قایل اور اِس سے تائب نہین
ہوتے بلکہ قرآن و حدیث و فقہ و اصول کے مقابلہ مین اُسی عام اصول مجوزہ ہنود و عیسائیون
کے دست آویز سے بے تکلّف فرماتے ہین کہ ہم تو ناقل ہین ہمارے ذمہ صرف تصحیح نقل ہے
ہمارے پاس اصل تحریر کارسپانڈنٹ یا مُخبر (معلوم الاسم ہو خواہ مجہول الحال) یا اخبار منقول
عنہ (خواہ وہ کسی مجہول الاسم ہی کی روایت ہو) [illegible] ہمارے پاس فلان مقام
(مکہ مکرمہ وغیرہ) سے پمفلٹ محمولہ تحریر آیا ہے - اُسپر وہان کے ڈاکخانہ کی مہر اور وہانکی
ریاست (انگریزی یا سلطانی) کے ٹکٹ ثبت ہین جسکو ہماری صداقت مین شک ہو
وہ ہمارے مطبع (کانپور یا دہلی وغیرہ) مین آکر اصل تحریر اور ٹکٹون اور مہرون کا ملاحظہ کرلے
اور اپنے مذہب اور کتب کی طرف مراجعت فرماکر یہ نہین سوچتے کہ اِن کے یہہ عذرات
بدتر از گناہ ہین انکو ان ٹکٹون اور مُہرون اور تحریرون پر اعتماد کب حلال ہے جبتک وہ
یہہ معلوم نہ کرلین کہ اِن تحریرون کے مرسل و محرر مسلمان ہین یا غیر - صادق القول یا فاسق
و دروغگو اِس طُرفہ پر یہہ طُرّہ کہ غلطی ظاہر ہونے پر اس عام اصول کو بھی بالاے طاق
رکھہ دیتے ہین اور اپنے اخبار مین اسکی تکذیب و تردید نہین چھاپتے - خواہ کیسی ہی پر زور
اور واجب التسلیم دلایل سے ان خبرون کا غلط و کذب ہونا ثابت ہو جائے -

اسکی تمثیلات مین اگر ہم علماء بمبئی کے سوالات یا مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ یا وہان کے

نوبہ نامہ کے خبرون کو ذکر کرین تو شاید ہمارے ناظرین اِسکو تقویم پارینہ یا داستان دیرینہ سمجھکر اان کی طرف کم التفات کرین اور یہہ بہی احتمال ہے کہ اُن خبرون کو شایع کرنیوالے اِن کے مخبرون اور ان کے پمفلٹ کے مرسلون کا دیندار صداقت شعار حاجی متقی مہاجر مجاہد ہونا ثابت کرنے لگین اور ان کے مخالف خبرون کے راویون کا نامعتبر ہونا بیان کرین - لہذا ہم اسمقام مین ایک ایسی تازہ مثال پیش کرتے ہین جس کے مقابلہ مین ان حضرات سے بجز امنا وصدقنا کچہہ بن نہ پڑے - اور ناظرین کو بہی بلا مزاحمت وہم واشتباہ آفتاب نیمروز کیطرح یقین حاصل ہو کہ ہمارے دعوی مین سر مو مبالغہ نہین ہے - یہہ حضرات نقل اخبار وروایات مین ایسے ہی ہین جیسے اشاعۃ السنہ مین بیان کئے گئے ہین

تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مطبع اخبار نور الانوار کانپور مین جس کے اڈیٹر بہی ماشاء اللہ ایک مولوی صاحب معلوم ہوتے ہین اور اُسکے مالک کو تو سب کوئی جانتا ہی ہے [illegible] ایک بزرگ فرشتہ صورت حاجی الحرمین الشریفین ہین) کسی گمنام کا ایک کارڈ چہپا ہے جسمین مکہ مکرمہ (زادہا اللہ تشریفاً وتکریماً) کو دار الحرب لکہا ہے اور اُسکے شریفہ کے حق مین ایسا ناشایستہ لفظ لکہا ہے جسکی لکہنے کو ان ہی حضرات کی قلم زیبا ہین ہماری قلم مین یہہ جرأت نہین) اور اُسکے آخر مین یہہ فقرہ درج ہے راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری -

حاجی الحرمین الشریفین یا اُن کے اڈیٹر مولوی صاحب نے (قرآن وحدیث وفقہ واصول سب کو بالائے طاق رکہکر) اس مجہول الاسم کی روایت وشہادت پر اعتماد کر کے خاکسار کو اُسکا آمر ومرشد بنا ہی دیا اور اِس کارڈ کو اپنے اخبار نمبر ۳ جلد ۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۴ء مین درج کر ہی لیا - اور پہر ان مقدس الفاظ سے کہ اب ہم اس گمنام اور ان کے مرشد مولوی محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچہتے ہین مخاطب فرما کر جو نہ کہنا تہا سو کہا اور اِس سلسلے مین دو کالم اخبار کو سیاہ کر ڈالا

اِن کے دوسرے بہائیون نے جب دیکہا کہ اِس کارڈ کو ایسے بزرگ باکمال نے نہ صرف نقل کیا بلکہ اِسکو سچا اور واقعی جانکر ایک شخص کو اِسکا قایل و مرشد ٹہراکر اِس سے دل کہولکر مقابلہ ومباحثہ کیا ہے تو یہہ خیال کرلیا کہ اب اِسکی صداقت مین کیا شک رہگیا اور اِسکی تحقیق کا کونسا مرحلہ طے کرنا باقی رہا۔ لہذا اونہون نے بہی اِسکو اپنے اخبارون† مین شوق سے شایع کیا اور ساتھہ ہی نورالانوار کے لے دے کو لفظ بلفظ نقل کردیا۔

وہ اخبار (نورالانوار) جس روز خاکسار کی نظر سے گذرا اُسی روز خاکسار نے ایک خط متضمن انکار و برأت از مضمون کارڈ بنام اڈیٹر اخبار نورالانوار روانہ کیا اڈیٹر صاحب نے میرے اِس خط متضمن انکار کو (جو اس خبر مجہول کے کذب پر روشن اور طمانیت بخش دلیل تہی) معرض قبول مین جگہہ نہ دی اور اس خبر کی تکذیب نہ کی اور اِس عام اصول مجوزہ اڈیٹرون کی بہی کچھہ پروانہ کی بلکہ مجھہ پر ایک اور جرم کا الزام قایم کیا کہ آپنے اسکو محرر کارڈ کا [illegible] قرار دیا ہے پہر آپنے ہمکو [illegible] مرشد قرار دینے والا کیون ٹہرادیا۔ پس جو تمہارا عذر و جواب ہے وُہی ہماری طرف سی عذر و جواب ہی"۔

اسکے جواب مین پہر خاکسار نے ایک نیاز نامہ اِس مضمون کا کہ "آپ اپنے اخبار کے سطر ۵ کالم ۲ صفحہ ۲۷ مین محرر کارڈ کا مرشد قرار دیدیا ہے۔ ان کی خدمت مین ارسال کیا

† دیکہو کشف الاخبار بمبی (جسکو نہ صرف اپنی اڈیٹر کے علم و کمال کا فخر ہے بلکہ اپنی کارسپانڈنٹون کے عالم باعمل ہونیکا بہی دعوی ہے) اِسکے نمبر ۱۲ جلد ۳۱ مین فرمایا ہی۔ عجیب و غریب مراسلہ۔ صاحب نورالانوار کانپور ایک عجیب مراسلہ کی کیفیت لکھتے ہین۔ جو انکو گمنام وصول ہوا ہی۔ اسکی بعد رد کا مجہول الاسم اور اسکا جواب جو خاکسار کو شامل و مخاطب کرکے نورالانوار نے دیا ہی لفظ بلفظ نقل کیا اور کم سی کم ایک اور مدراسی اخبار نے اس کارڈ کی نقل بیان مین صاحب نورالانوار کی تقلید کی ہی۔ اسکی اڈیٹر بہی ماشاءالله عالم و فاضل و مفتی ہین ان لوگون کو نہ خدا کا خوف ہی نہ بنی موعوت کا پاس ہے نہ دنیا مین کسیکے اعتراض و مواخذہ کا ڈر ہی اتنا نہین سوچتی کہ جس خط کو ہم گمنام کہتے ہین اسکی پہر دستاویز شہادت پر کیسی مسلمان کلمہ گو اجس کے ایک پیسہ کا کارڈ لکہکر اسکا حال پوچھہ سکتی ہین یا اِن قبل از استفسار حال کیونکر ملزم و مجرم بنا سکتی ہین یہہ ایک طرفی بیان ستمگر گری دنیا کس مذہب ملت مین روا ہے

تسپر بہی ابتک اُنہون نے ہمارے خط کو اپنی اخبار مین جگہہ نہین دی اور نہ جواب خط ثانی سے مجھکو عزّت بخشی ہے - ہم اِسمقام مین ان خطوط اور ان کے جواب کو ناظرین کیخدمت مین پیش کرتے ہین اور اسپر داد چاہتے ہین کہ ہم اپنے اِس دعوی مین کہ اُن حضرات نے نقل اخبار و روایات مین قرآن کو حدیث کو فقہ کو اصول کو (بلکہ) اپنے مجوزہ اصول کو بہی) پس پشت ڈال رکہا ہے - سچے ہین اور جو اسکے تمثیل مین (کارڈ مجہول الاسم کا اخبار مین درج کرنا) ہمنے پیش کیا ہے وہ درست و صحیح ہے یا نہین صحیح ہو تو یہہ حضرات خود ہماری نصیحت کو قبول کرین - کسی راوی کی خبر کو بلا تحقیق اسکی صداقت کے نقل نہ کیا کرین بعد نقل اسکی غلطی ظاہر ہو جائے تو فوراً اسکی تکذیب و تردید کرین اور جو بات کسی اخبار سے نقل کرین اسکی تکذیب یا جواب اگر اسی اخبار مین شایع ہو تو اسکو ضرور درج اخبار کر لیا کرین یہہ حضرات اگر بحکم

جون غرض آنکہ [illegible] دیدہ شد

ہماری نصیحت کی طرف توجہ نہ کرین تو ناظرین انکو سمجہا دین اور اِس بے احتیاطی سے ہٹا دین -

نقلِ خط خاکسار بنام ایڈیٹر نور الانوار

کرمفرماے من ایڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور

سلام علیک - آپنے جو اخبار نمبر ۳ جلد ۱۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء مین کسی مجہول الاسم کا ایک خط متضمن توہین مکہ مکرمہ زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً نقل کیا ہے اور اس مجہول الاسم کا آمر و مُرشد خاکسار کو قرار دیا ہے کمال تعجب و افسوس کا محل ہے - اول تو اِس ذادبی کی جرأت پر افسوس و تعجب آتا ہے جس نے اِس بُقعہ پاک کی جو تمام زمین سے خدا کو پیارا ہے توہین کی - پہر آپکے اِس توہین کے نقل کرنے پر - پھر بھی اِس توہین کا آمر و مرشد قرار دینے پر اس ظالم کو اُسکے قول و بیان پر آپ جو چاہتے کہتے - مگر مجہول الاسم کے بیان (یا شہادت) کو [illegible]

میرے حقمین کیون قبول کرلیا۔ بحکم آیت اذا جاءکم فاسق بنباء فتبینوا کا لحاظ فرماکر میرا حال وخیال مجھسے تو پوچھا ہوتا۔

جناب من مین تو اس مقدس نقعہ اور بہی شعایر ومشاہد اسلام کی توہین کو کفر سمجھتا ہون اس ظالم بے ادب کو کیا کہون تہذیب مانع ہے۔ اور مین یہہ بہی یقین رکھتا ہون کہ یہہ اہلحدیث کا کام نہین یہہ انہین خیر خواہان اسلام کا کام ہے جو اہلحدیث کو کفریات کا الزام لگاکر عام اہل اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہین۔ گو اِس تدبیر سے انکا اپنا اسلام بہی جاتا رہے چنانچہ اُن حضرات نے پہلے بہی ایسا کیا ہے۔ ایک خط جعلی منجانب مولوی سید شریف حسین صاحب خلف الرشید مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی بنام مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی اِس مضمون کا کہ فلان اکابر دین ایسے ہین اور ہمارے فلان فلان علماء ایسے" تحریر کیا اور بسبیل ڈاک اُن کے نام روانہ کیا اور وہان سے تمام اطراف ہندوستان وپنجاب مین مشتہر وشایع کیا جسکا جواب اہلحدیث کیطرف سے بعنوان کلام سلیم شایع ہوا۔ یہ خط جسکو درج اخبار لیا ہے [illegible] اِس خاکسار کو اِس خط مین شریک نہ کرین اور میرے اِس رقعہ متضمن تبری وتحاشی کو اپنے اخبار مین جگہہ دین۔ الراقم ابو سعید محمد حسین لاہوری ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء

نقل جواب اڈیٹر اخبار نور الانوار

عنایت فرمائے مخلصان مولوی محمد حسین صاحب زاد لطفہ

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ رقیمہ الوداد آیا حال مرقوم معلوم ہوا آپنے جو تحریر فرمایا ہے کہ اس مجہول الاسم کا آمر ومرشد اس خاکسار کو قرار دیا ہے تعجب و افسوس ہوا کہ اڈیٹر اخبار تو ناقل ہے اور ناقل کے ذمہ تصحیح نقل ہے فقط۔ اُسنے نقل خط بلفظہ لکہدی آپنے اُسکو قائل ومفتر تصور فرما کے بدون تحقیق واستفسار کیونکر الزام دیا۔ فالجواب الجواب والعذر العذر۔

راقم اڈیٹر اخبار نور الانوار۔

نقل جواب الجواب از طرف خاکسار

کرمفرمائے من - اڈیٹر اخبار نور الانوار

بعد سلام مسنون - کیون صاحب انصاف سے کہنا آپنے مجہے اسکا مرشد و امر قرار نہین دیا؟ اپنے اخبار کا کالم تین صفحہ ۲ سطر ۵ کا اخیر لفظ تو پڑہیے پہر فالجواب الجواب والعذر العذر کہنا کیونکر صحیح ہے - ہمنے تو آپکی کلام سے اپکو الزام دیا تہا آپنے کلام غیر مجہول الاسم سے کیون ہمپر الزام قایم کیا - اور ہم سے اصل حال نہ پوچہا - خیر آپ جانیے ہم بحث نہیں کرتے - آپ اسلام کے مسلمانون کے خیر خواہ ہون مکہ مکرمہ کی تعظیم کرنیوالے نہین یہہ بات اگر ہماری توہین و بدنامی میں منحصر ہے تو آپکو اختیار ہے مین پہر نصیحۃً کہتا ہون کہ آپ وہ جواب بعینہ چہاپ دین - ہان اگر وہ آپکے نزدیک اس اعتراض کا محل ہے تو اس کے [illegible] خود انصاف کر لیجیے -

مین پہر کہتا ہون آپ اصلاح کو کام مین لاوین مسلمانون مین تفرقہ نہ پڑہا دین پچہلے کئی ہوئے کو ہی نباہ لین -

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری

از لودہانہ یکم فروری سنہ ۱۸۸۴ء

سوال - یہہ دعوی تو تمہارا درست ہے اور وہ تمثیل بہی (جو تمنے پیش کی ہے) خوب پہبتی ہے جسمین ان اخبارون یا انکے اور ہمعصرون کا کوئی عذر و جواب ممکن نہین ہے مگر یہہ تحقیق و احتیاط اخبار کے اڈیٹرون سے کیونکر ہو سکتی ہے - اگر وہ ہر ایک چیز کی صداقت ڈہونڈنے لگین اور اسکی تحقیقات کرتے پہرین تو ہفتہ وار اخبار کیونکر نکالین اور کہانئین کہان سے؟ پس بجائے نصیحت تحقیق و احتیاط یہی کیون نہین کہدیتے کہ اخبار نویسی چہوڑ دین اور پریس بند کر دین -

جواب اڈیٹری اور اخبار نویسی اگر روٹی کمانیکے لئے ہے (خواہ جہوٹ کی اشاعت سے ہو) تو اس اڈیٹری

سے نوکری اٹھانا بہتر ہے - اور اگر اس ملک یا قوم کو نفع رسانی مد نظر ہے تو مفید ملک و قوم آرٹیکل لکہنا اڈیٹر کا بڑا بھاری فرض ہے اور اگر نئی نئی خبرون ہی سے لوگون کا دل خوش کرنا مد نظر ہے تو سچی خبرین (جنکی صداقت انکے ناقلین معروف الصدق کی شہادت سے ثابت ہو) کیا کچھ کم ہین کہ انکو چھوڑ کر اکاذیب و روایات مجاہیل کیطرف رجوع کرنا پڑے اور اگر یہہ دعوی ہو کہ سچی خبرین جہان تک کم ہین - یا راوی و مخبر و کارسپانڈنٹ معروف الصدق کہین نہین ملتے تو ہمکو مجبور ہو کر کہنا پڑے گا کہ مسلمان اس پیشہ (اڈیٹری و اخبار نویسی) کو یک لخت ترک کردین یہہ نہ ہو سکے تو مین یہہ کہہ نہین سکتا کہ اس صورت مین مسلمان نہ کہلائین یہہ ضرور کہون گا کہ پہر اڈیٹر ہو کر مولوی کہلانا تو چھوڑ دین - اس مقدس لقب کو تو دہبہ نہ لگا دین - جب لوگ ان اخبارون کو (جنکی عدم صداقت انکو پڑہتے ہی ظاہر ہو جاتی ہے) اٹھ بیٹھیں گے اور کہین ان کے اول و آخر ان کے اڈیٹر کے نام کے ساتھ لفظ مولوی صاحب [illegible] ہوا کرتے ہین - اس نظر سے گذارش ہوا ہی کہ وہ اس خطاب کو بٹہ نہ لگا دین -

ایک اور بہی نصیحت

ان حضرات (ایڈیٹرز) سے جو صرف نام کے مولوی ہین (جیسے ہمارے مہربان دوست اڈیٹر مشیر قیصر) وہ مسایل دین مین دخل نہ دیا کرین - اس دخل در معقولات کے لئے بہت سا علم بکار ہی - معمولی اڈیٹری کی لیاقت اس دینی منصب کے لئے کافی و وافی نہین - ہمارے دوست انصاف سے ہمارے مضمون سٹرلینٹ اور اسلام مین مسئلہ خلافت ہی کو دیکہین یا اس سے پہلے مضمون مجدد کو مطالعہ مین لا دین پہر انصاف سے فرما دین کہ ان حضرات کا حوصلہ ہی ؟ کہ ان مسایل مین قلم اٹھا دین - لہذا انکو مسایل کے بحث سے سکوت ہی مناسب ہی اور اس رباعی پر عمل واجب - **رباعی** آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند ؛ از ہر چہ فہم تنگ نگیرد حیا کنند
در معنی کہ غیب خموشی علاج نیست ؛ پر ہرزہ ہست تکیہ بچون و چرا کنند -

ایک اور بھی

جن حضرات کو اکثر نقلنویسی کی عادت ہے اور اپنی اخبار کی کالم نقل مضامین غیر سے پورا کرنیکی حاجت وہی ہی وہ یہہ حاجت صرف خبرون کی نقل سے پورا کیا کرین۔

اُن مضامین کی نقل سے جنمین اہل اخبار وغیرہ ہمعصرون کی باہم بحث ہو رہی ہو قلم کو روکین جبتک کہ وہ بحث اختتام کو نہ پہنچی اور اگر وہ احد الفریقین کی تقریر قبل از جواب فریق ثانی نقل کرین تو اسکا جواب بہی جو فریق ثانی دے معرض نقل مین لاوین۔ یہہ بات اونکی فرض منصبی اور انصاف سے بعید ہے کہ ایک فریق کی تقریر کو نقل کرین اور دوسری فریق کی نقلِ تقریر سے چشم پوشی اور دریغ روا رکہین جیساکہ ہمارے مہربان ایڈیٹر اخبار **مظہر العجایب** مدراس وغیرہ سے اکثر عمل مین آیا ہے آپنے متعدد مضامین شیر قیصر کو جنمین ہماری اونکی بحث ہو رہی ہے اپنے اخبار مین نقل کر دیا ہے اور ہمارے جوابات کو نقل نہین فرمایا

ایڈیٹر اخبار [illegible] ایک فریق کی تقریر کو بپاس اوسکے خریدار اخبار ہونے کے درج اخبار کرتے ہین۔ دوسرے فریق کی تقریر جو اوسکے جواب مین ہو اجرت (چھپائی) لیکر بہی نہین چھاپتے آپ نے ہمارے **خط** مندرج نمبر۲ جلد۲ اشاعة السنة متضمن انکار تومین امام ابوحنیفہ کے مقابلہ مین مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری کی تقریر اپنے اخبار نمبر۳ ۵ جلد۸ مین شایع کی جب ہمنے اسکا جواب جو صرف چار ورق مین تہا چہاپنے کے لئے آپ کی خدمت مین بہیجا تو اوسکے چہاپنے سے آپ نے اخبار نمبر۲ جلد۸ مین ان **الفاظ** سے انکار کیا۔ "ہم (خاکسار کو معذور رکہتے ہین)" اس اخبار کو معاف رکہین اپنے رسالہ مین جو چاہین لکہا کرین۔ ہان علیحدہ ضمیمہ ہم نکال سکتے ہین اگر اسکا صرف نقد داخل مطبع کرین چونکہ مولوی وکیل احمد صاحب کا ارادہ ہے کہ اچھی طرح تعاقب کیا جاسے اسواسطہ علیحدہ ضمیمہ ہر ایک صاحب کا نہایت مناسب ہوگا" اسکے جواب مین ہمنے ایک رجسٹرڈ کارڈ جسکی رسید ہماری پاس

اب تک موجود ہے۔ اس مضمون کا روانہ کیا کہ آپ ہمارے جواب کو ضمیمہ اخبار مین شایع کرین اور
اور اسکے صرف اجرت کا بل بنا کر ارسال فرما دین تو روپیہ فوراً روانہ ہوگا۔ اس پر بھی آپ نے
ہماری اس جواب کو اپنے اخبار یا اوسکے ضمیمہ مین شایع نہ کیا اور نہ ہمکو اس کارڈ کا
آج تک جواب دیا ہے باوجودیکہ اسکے بعد فریق مقابل (مولوی وکیل احمد صاحب) کی ایک
طولانی تقریر کو (جو ہمارے مضمون ترقی معکوس کے مقابلہ مین ہے) آپنے اخبار کے متعدد پرچون
(نمبر ۱۳ سے ۱۰ تک) مین شایع کیا ہے۔

اور یہہ امر جیسا کہ انکی فرضی منصبی اور انصاف کے مخالف ہے ناظرین ومعاصرین پر مخفی نہیں ہے

ایک اور بھی

باہمی چھیڑ چھاڑ مین گورنمنٹ انگلشیہ کو جسکے ظل حمایت مین امن وآزادی کے ساتھہ اخبار
شایع کر رہے ہین شامل نہ کر لیا کرین اور گورنمنٹ کی نسبت کوئی ایسا امر جو لوگون کو خیر خواہی
واطاعت گورنمنٹ سے انحراف کی ہدایت کرے یا گورنمنٹ پر [illegible] کا موجب ہو تحریر مین
نہ لایا کرین۔ جیسا کہ ایڈیٹر مشیر قیصر لکھنو۔ اور ایڈیٹر دار السلطنۃ کلکتہ سے
عمل مین آیا ہے اور اسکی تشریح وتمثیل مضمون مکہ مکرمہ مین حفظ وامن اہلحدیث کی تجویز کا پولا ہونا
مین عنقریب آنے والی ہے۔ یہہ امر نہ صرف مذہب کے مخالف اور گناہ ہے بلکہ پولٹیکل اصول واغراض سلطنت کی
بھی مخالف ہے۔ ہماری عنایت فرما اگر اپنی اور اپنے اخبارون کی خیر چاہتے ہین تو ایسے مضامین سے بھی قلم کو
روکین آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ

گالیون کی بوچھاڑ اور اس پر ہزار روپیہ کا اشتہار
ع۔ چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد

ہماری پرانے دوست مگر (نامہربان) ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر جب ہماری براہین ساطعہ عقلیہ اور ادلہ قاطعہ
نقلیہ (جو ہماری مضامین "مجدد" "ترقی معکوس" "مسلمانون کی افسوسناک حالت" "جواب طعن توہین امام ابوحنیفہ"
"سوالات علماء ہمنی گرینہ کرنیکا جواب" "اہلحدیث پر مکہ مکرمہ مین دانخذہ وغیرہ وغیرہ" مین ایک دریا کی طرح موج مار رہی

ابرق کی مانند چمکار دکھا رہی ہین) کے جوابات سے ایسے عاجز ہوئے کہ کم سے کم ایک دلیل و برہان کے جواب پر بھی قادر نہ ہوسکے تو بشہادت بیت سعدیؒ ؎ چو حجت نماند جفا جوے را - بہ پرخاش بر ہم نہد روی را بجای ادلہ **سب و شتم** و طعن و استہزا سے متشبث و متمسک ہوگئے اور کئی پرچون مین اپنے اخبار کے نہایت سخت و کرخت و ناسزا و نازیبا الفاظ ہماری نسبت قلم مین لائے - اس اثنا مین ہمنے آپ کو کئی دفعہ اس سخت کلامی سے روکا اور بجواب آپ کے طعن و استہزا کے یہہ شعر پیش کیا ؎ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی - جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را - اور **کبھی کسی گریہ لفظ سے آپ کا خطاب نہ کیا** بلکہ صاف لکھدیا کہ ہم ایڈیٹر شیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پس بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھ وہ کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے - اور یہہ بھی جتا دیا کہ اگر آپ سخت کلامی ترک نہ کرین گے تو لوگ آپ کو اس بیت شیخ سعدیؒ کا (جو اوپر منقول ہوا) مصداق ٹھہرائینگے - **مگر چونکہ آپ کے پاس بجز** سب و شتم و طعن و استہزا کوئی مادہ و سامان مقابلہ نہ تہا اور بمضمون ؎ آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند - (تا آخر رباعی جو صفحہ (۵۰) مین منقول ہوئی) سکوت اختیار کرنے کو آپ نے اپنے مناسب حال نہ سمجھا **اسلیے** [illegible] ([illegible]) سب و شتم کا تیار کرکے از انجملہ ایک **ڈزن** (درجن) کا فیر (اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین) کر دیا تسپر بھی ہمنے کسی فیر (دشنام) کا جواب نہین دیا (نمبر ۱۱ جلد ۶ - اشاعۃ السنۃ مین) صرف اتنا **جتا دیا** کہ آپنے ہمکو ایک ڈزن دشنام سے ممتاز فرمایا ہے اسکے **جواب** مین آپنے نمبر ۳ جلد ۸ شیر قیصر مین ہمکو دروغگو ٹھہرایا اور صاف فرمایا کہ ماشاء اللہ دروغ گویم بر روی تو - اور اس جھوٹ کا بھی کچھہ ٹھکانا ہے ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر لاہوری صاحب ایک دشنام بھی ہمارے پرچہ مین نکالدین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتے ہین " - اور **طرفہ** یہہ کہ **اسی پرچہ** مین اور اسی مضمون مین جسمین آپنے یہہ فقرات لطیفہ فرمائے ہین **ایک ڈزن سے** بڑھکر اور گالیون کی بھہاڑ کی اور مصرعہ - چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد - کی تعمیل کر دکہائی ہے - جسپر ہمکو امید پڑتی ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہمکو اس مضمون مین گالیون کی نشان دہی پر بھی ملیگا - اس **امید اور طمع** سے اور کچھہ آپ کی دہان بندی کی نظر سے آپکی تحریرات مین ان دو ڈزن گالیون کی نشان دہی کرتے ہین - مگر یہہ **طمع ذاتی غرض** کے لئے نہین ہے - اس مین بھی قومی ہمدردی مد نظر ہے - اس دو ہزار روپیہ سے ایک ہزار روپیہ

رجسکا آپ ہمکو وعدہ دے چکے ہین) تو ہم علیگڈہ کالج کی ملک کرتے ہین اور ایک ہزار روپیہ جسکی ہم قیاساً طمع کر بیٹھے ہین مدرسہ عربی دیوبند کی نذر کرچکے ہین - ان لوگون کو ہماری طرف سے اختیار حاصل ہے (اگر اخبار مشیر قیصر سے گالیون کا ثبوت نکل آوے) کہ عدالت مین نالش کرکے ان سے روپیہ وصول کرین -

فہرست الفاظ سب وشتم مندرجہ نمبر ۲ جلد ۸ مشیر قیصر مطبوعہ ۸ - جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۵	لچر گفتگو	۷	۳	۱	۱۶	گمراہ
۲	〃	〃	۱۲	خلاف دیانت	۸	〃	۲	۳	اسی وقت (۱) کفر کا (۲) ہونا
۳	〃	۲	۱۰	ہٹ دہرمی	۹	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	۲۵	آپ کی انصاف وایمانداری کو دیکھو جس سے بے انصافی و بے ایمانی مراد ہے -	۱۰	〃	۳	۲۷	جاہل
					۱۱	۴	۱	۱۲	بیہودہ سری
					۱۲	〃	۲	۲۵	شرارت
					۱۳	〃	〃	۳۱	شر
۵	۳	۱	۱۵	فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا -	۱۴	۵	حاشیہ	۲	کفر (۱) وہابیت (۲)
۶	〃	[illegible]	۱۱	[illegible]					

فہرست الفاظ شتم مندرجہ نمبر ۱۳ جلد ۸ مشیر قیصر مطبوعہ ۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۸۴ ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۷	لا مذہبی	۹	۳	۲	۴	مفسد ہونا
							〃	۲۱	خرافات
۲	〃	۳	۹	نفسانیت (۱) وہٹ دہرمی (۲)	۱۰	〃	۳	۲۱	جھوٹ
۳	〃	〃	۱۸		۱۱	〃	〃	۲۵	ہفوات
۴	〃	〃	۱۱	ایضاً	۱۲				
۶	۳	۱	۵	شامت اعمال	۱۳	〃	〃	۳۰	لعنۃ اللہ علی الکاذبین
۷	〃	〃	۶	کفر پہانکتے					
۸	〃	〃	۱۴	روسیاہی					

+ یہہ بعینہٖ لفظ آپکے ہین - جو آپ کی اخبار مین موجود ہین جنکو شک واشتباہ ہو وہ اس اخبار کا نمبر ۲ و ۱۳ منگا کر دیکھ لے -

نوٹ جب آپ نمبر ۲ جلد ۸ مین دل کہولکر یہہ دشنام سنا چکے تو آپکو فکر انجام ہوا اور اپنی اخبار کی تہذیب و با انصاف خریدارون کی آشفتگی خاطر کا ڈر لگا جیسا آپ اونکو اعتراض سے چھپا چھوڑانی کو یہہ عذر فرماتے ہین کہ اس مرتبہ اشاعۃ السنۃ سب وشتم سے بہرا ہوا ہے اسواسطے ہمکو کہا جو کہا ہے خاکسار ملتمس ہے کہ آپ بات کی سچے ہین سبقت اونکی تہی جو صاحب ہمکو الزام دین وہ اشاعۃ السنۃ منگا کر دیکھ لین ہماری طرف سے جہا بہتر ہے اور اوسی طرح اونکی فہرست دین اور دعوی کیے ہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ و ۱۱ یا ہر چند انکے سوا اور پرچے الفاظ سب وشتم نکال کر اسکی مستحق ہو جو یہہ نہ ہوسکے اور اسپر کافی انعام پاوین - اور اہالیان اشاعۃ سے کسی ایک لفظ کا ہموزن بھی نکال دین تو آپ انعام پانیکے مستحق ہو جو یہہ نہ ہوسکے تو اس اتہام سے باز آوین اور اپنے دل مین خود ہی انصاف فرماوین -

خاکسار سے منگا کر دیکھ لیں۔ اب رہا یہہ فیصلہ کہ یہہ الفاظ کل یا انمین سے خصوصاً پہلے مندرجہ نمبر سے کوئی لفظ دشنام ہے یا نہین سو اسکی دو صورتین ہین پہلی یہہ کہ ہم اسباب مین آپکی راے کو حکم و منصف قرار دیتے ہین اگر آپ اظہار ان میں یا پہلے مندرجہ نمبرون سے کسی ایک لفظ (جیسے کفر بکنا۔ یا گمراہ۔ یا شرارت یا کفر پہیلانیکے یا جاہل یا لعنت اللہ) کا بہی دشنام ہونا مانتے ہین تو فیصلہ ہوا ہوا ہی اور آپ پر ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ دینا واجب ہو گیا۔ اور انریبل سید احمد خان بہادر یا مولوی محمد یعقوب صاحب کو لینے کا حق پیدا ہوا۔ اور اگر آپ ان الفاظ سے ایک لفظ کو بہی دشنام نہین جانتے تو ہمکو اپنے حق مین ان الفاظ (لچر۔ ہٹ دہرم۔ بے دیانت۔ کفر بکنے والا۔ جاہل۔ شریر۔ کافر۔ لا مذہب وہابی۔ کفر پہیلانیوالا۔ روسیاہ۔ مفسد۔ خرف۔ جہوٹا۔ ملعون وغیرہ) کے استعمال کرنیکی اجازت دین تب ہم مان لینگے کہ آپ ان الفاظ کو دشنام نہین جانتے۔ اور پہر خود بہی آپ کی حق مین یہہ الفاظ بلکہ بحکم فلہ عشر امثالہا اس سے دہ چند استعمال کرینگے۔ بالفعل ہم کچہہ نہین کہہ سکتے۔ اور اپنی وضع اور عادت کو چہوڑ نہین سکتے اور اگر آپ ان الفاظ کو اپنے حقمین دشنام قرار دین۔ اور دوسرون کی نسبت اونکے استعمال کو دشنام نہ سمجہین تو بتائے یہہ کون سا انصاف ہی۔ اسکا فیصلہ بہی ہم آپ ہی کے سپرد کرتے ہین۔

[illegible] جواب [illegible] ہزار روپیہ کا دعوی [illegible] الیق عمل ہی) یہہ ہی کہ بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ اپنا مستند سمجہین عدالت مین ان الفاظ کی تحقیقات ہو جاوے پس اگر از روے تحقیقات عدالت یہہ الفاظ دشنام قرار پائین تو آپ ہزار یا دو ہزار روپیہ ادا کرین ورنہ ہم اور ہمارے مختار اپنے دعوی سے دست بردار ہو جاوینگے۔ یہہ تو آپکے اشتہار کا جواب ہے۔ اب ایک دو برادرانہ دوستانہ نصیحتین بہی کرون گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ (۱) اگر آپ پہلی صورت فیصلہ مین شق ثانی (ان الفاظ کا دشنام ہونا) اختیار کرنا چاہتے ہین تو پہلے اپنا اخبار٭ گہر بار نمبر ۷ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ اپریل کو ایک دفعہ ملاحظہ فرما کر یہہ سوچ لین کہ جن الفاظ اخبار میرٹھ کو آپنے گالیان قرار دیا ہی اور اونکے سبب اسکے ایڈیٹر کو تہذیب و شرافت سے علیحدہ کیا ہی وہ الفاظ آپکے الفاظ مندرجہ فہرست سے کچہہ بڑہکر ہین؟ کیونکر در صورت مساوات یکمی الفاظ مندرجہ اس اخبار کے ایکا ان الفاظ کو گالیان قرار دینا اور اپنے الفاظ کو جو ان الفاظ سے بڑہکر ہین گالیان نہ کہنا آپ خیال کر سکتے کیسا امر ہے اور لوگ اسپر اسکو کیا کہینگے ہم کچہہ نہین کہتے۔ (۲) آیندہ کیلئے اول تو آپکو یہہ مناسب ہے کہ آپ ہمسے مطلق قیل و قال و بحث و جدال چہوڑ دین اب جس فن (ایڈیٹری اخبار) کے اہل ہین اسمین مصروف رہین مسائل دین مین دخل دینا ہرگز ہرگز آپکا کام نہین اور خاص کر مسائل مندرجہ اشاعۃ السنۃ کا مقابلہ تو بڑے بڑے فضلا وقت سے نہین ہو سکا۔ آپ اسکی جلد اول دوم و سوم کو

٭ اس خبر کی اصل عبارت اس مضمون کی خاتمہ پر نقل ہوگی

ملاحظہ فرماوین تو آپ کو اس دعویٰ کی تصدیق ہو۔ اور اگر آپ اپنے اخبار کی رونق اور اپنے گروہ مین اسکی قبولیت اسیمین منحصر سمجھتے ہین کہ ہمارے مقابلہ مین کچھہ نہ کچھہ (گو علم سے کتاب سے دلایل سے اسکو مس و لگاؤ نہو) بولتے رہین تو آپ اپنی زبان کو بدگوئی و دشنام دہی سے روکین اور یہہ سوچین کہ کیا گالیان دینا آپکے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ دہلی و لکھنو کی سی بامحاورہ اور تک بندی نہین تو کیا دبی محاورہ دور بی تک بہی پنجاب مین کوئی نہین سنا سکتا اور تیلی بڑ تیلی تیری سر پر کہولو جیسے بے تکون سے کام نہین چل سکتا۔

ہم اپنی وضع اور عادت قدیم کی پابندی سے کچھہ نہ بولینگے تو کیا ہمارا کوئی دوست دہلی یا لکہنو والا یا کوئی پنجابی ہی بہولا بہالا آپکی خبر نہ لیگا اور آپ کو ساکت نہ کردیگا جیسا کہ آپ پہلی بہت لوگون سے ساکت ہو چکے ہین* بہتر ہے کہ آپ اس موعظت حکیمانہ نبویہ کی کہ مومن کو چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے پابند ہو جاہین

من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت (مشکوۃ)	ہماری بحث و خطاب و مباحثت رہین یا بولین تو کچھہ اچھا بولین۔ اور اگر آپ نہ پہرو ویسا ہی ایک دو دور

دشنام کا ذکر کیا تو پرچہ آیندہ مین آپ دیکہینگے آپ کو اگلا پچھلا بدلہ کیسا ملتا ہے۔ اور سے۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است پر کیسا عمل ہوتا ہے۔ بدلہ لینے والے تیار اور قلم ہاتہہ مین لئے بیٹھے ہین اور صرف اجازت کے منتظر ہین شاید ہم آپکی اخبار نمبر ۱۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ اپریل کو آپکی اس کلام ہدایت نظام کو جو اپنے اخبار میر تہہ آپ اوس [illegible]

[illegible] پرچہ مین بیت۔ بدم گفتی و خورسندم [illegible]

انشا پرداز اپنے زور قلم اور زور تقریر سے بکمال طلاقت لسانی و خوش بیانی حریف کو ساکت کر دے تو البتہ ایک ناموری کی بات ہے ایسا شخص جس قدر ناز کرے زیبا ہے لیکن جو لوگ محض گالیان دیکر اور پہکڑ اڑا کر یا تہمتیں لگا کر خصم کو خاموش کرنا چاہین تو یہہ کوئی خوبی کی بات نہین ہے۔ اکثر مہذب اول تو یون ہی ایسے لوگون سے نہین بولتے اگر کوئی خواہ مخواہ اولجھہ پڑے تو جہانتک مناسب ہے اوسیقدر تہذیب کے ساتہہ لکہدیا جاتا ہے کسی کو برا کہنا یا گالیان دینا شریفون کا کام نہین مگر آجکل کے بعض شریف زادے اسی عیب کو ہنر سمجھتے ہین کہ جسطرح ہو مقابل کو ساکت کیا جائے۔ چاہے مہذب طور پر ہو۔ یا نامہذب طور پر۔ راستی کے ساتہہ ہو یا نا راستی کے ساتہہ فی الحال ہمکو بعض صاحبون کی حق پسندی کا خوب امتحان ہوا کہ بلا وجہ اپنی ناموری کے واسطہ لوگون کو گالیان دیکر رہے دین اگر اسپر کوئی سچا دوست اونکو عام طور پر بہی نصیحت کرتا ہے تو اسکو بہی صلواتین سنانا شروع فرمانے لگتے ہین۔ خیر صاحب خدا تمہارا بہلا کرے لیکن تمام لکہنے والون کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی اونکو درشت الفاظ سے یاد کرے تو اونکو بہی اوسکو ویسا ہی جواب دینا لازم ہوتا ہے جبکہ ایک شخص حد تہذیب سے نہین گزرا تو کیا وجہ کہ اوسکے ساتہہ نالایم الفاظ

* دیکھو اپنا اخبار ۵ ستمبر ۱۸۸۲ء۔ اور ۱۵۔ اپریل ۱۸۸۳ء۔ ودر جریدہ روزگار ۵ نوامبر ۱۸۸۳ء

مکہ مکرمہ مین حفظ امن اہلحدیث کی تجویز کا پاپولر ہونا

(لائق توجہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ رپورٹر)

(ہمارا اصلی مقصد اتفاق ہے پس جو اس اتفاق کا مانع ہو اس سے مخالفت عین اتفاق کی حمایت ہے)

اہلحدیث کے حفظ دامن کی تجویز جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ (۳۳۶) درج ہوکر شایع ہوئی تہی وہ پاپولر اور عام رائے ہو گئی ہے۔

عوام وخاص و علما و اعیان گروہ اہلحدیث نے (جنمین بعض نواب و امراء بہی شامل ہین) اس تجویز کو پسند کر لیا ہی اور بذریعہ خاص خاص مراسلات اپنی توافق رائے پر ہمکو مطلع کیا ہے بلکہ اس گروہ کے ارکان و اکابر اس فکر و تجویز مین ہین کہ اس تجویز کی منظوری کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا یا سکرٹری آف سٹیٹ سے درخواست کرین۔

اور ہمارے فروع+ مذہب مین مخالفین اور اہل اخبار نکتہ چین جن سب کے پاس اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ کی کاپیان بہیجی گئی تہین آپ ہی اس تجویز کی مخالفت اور نکتہ چینی سے ساکت ہین جس سے ہم بحکم الخاموشی نیم رضا۔ اور السکوت فی معرض البیان بیان یہ استنباط کر سکتے ہین کہ وہ لوگ بہی اس تجویز سے ناخوش نہین اور اسمین سلطنت روم یا کسی اور مسلمان کا کوئی خرج و نقصان نہین سمجھتے۔

نکتہ چین اخباریون سے ہمارے علم مین صرف دو شخص ایسے ہین جنکو اس تجویز سے اتفاق نہین ہے۔ ایک ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنو (۲) اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ۔ سو بہی اس تجویز مین کوئی پولٹیکل وجہ نا اتفاقی (جسکا گورنمنٹ پر کوئی اثر مضر ظاہر ہو) بیان نہین کرتے صرف مذہبی (اور وہ بہی اپنا ذاتی) بخار و غبار نکالتے ہین۔

اڈیٹر اخبار مشیر قیصر اپنے اخبار نمبر ۱۴ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ - اپریل مین سر گروہ اہلحدیث مولانا

+ لفظ فروع مین یہہ اشارہ ہے کہ اصول مذہب مین یہ سب ایک ہین صرف بعض فروعات (جیسے رفع یدین و امین بالجہر وغیرہ) مین انکا اختلاف ہے۔

سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا غدر ۱۸۵۷ء مین شریک نہ ہونا اور اسکو معصیت و بغاوت اور عہد شکنی و بے ایمانی قرار دینا - اور اسی عین طوفان بے تمیزی مین ایک لیڈی زوجہ مسٹر لیسن کی جان بچانا بحوالہ اشاعۃ السنہ بیان کر کے فرماتے ہین کہ "ہم خوب جانتے ہین کہ آپ خیرخواہ سرکار انصاری† نہین" - اور تمنے مولوی رحمت اللہ صاحب و فلان حاجی صاحب (مفسدین و باغیان مفسدہ ۱۸۵۷ء کو مراد رکہتے ہین) کی مخبری کی ہے - اور سلطان روم کی تکفیر و توہین کی ہے"-

اور اڈیٹر **دار السلطنۃ** کلکتہ اپنے پرچہ نمبر ۲۴ جلد ۴ مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۴ء مین فرماتے ہین یہہ بہی گورنمنٹ کی بڑی خوش اقبالی ہے کہ مسلمانون مین خاطرخواہ نفاق پہیلایا جا رہا ہے اسی نفاق کا باعث تہا جو ہندوستان ہاتھ ہی گیا - شاید اس حملہ پر بہی اب گورنمنٹ کو رجوع کریگی - سو کچہ بہی اندیشہ نہین گورنمنٹ خود مقر ہے کہ انہین نفاق نہوتا تو یہ ملک ہاتھ نہ آتا - اور بڑی خیرخواہی آپکی یہہ ہے کہ آپنے ۱۸۵۷ء کے جہاد کا نقشہ آتا کہ انہین گورنمنٹ کو کہا جاتا [illegible] تو اور کوئی
[illegible] گورنمنٹ
کارروائی اس سے بر ہلہ ہوئی - ان دو نو مخالفین نکتہ چین نے جو مخالفت ظاہر کی ہے اسکی نسبت گورنمنٹ یقین کر سکتی ہے کہ وہ کسی پولیٹیکل وجہ پر (جو بحق گورنمنٹ مضر ہو) مبنی نہین ہے - بلکہ اُن مخالفین نے تو اپنے زعم مین اس تجویز کو صرف گورنمنٹ کی خیرخواہی اور خوش اقبالی قرار دیا ہے - لہذا ہم گورنمنٹ کو یقین دلانے کا استحقاق رکہتے ہین کہ یہ تجویزات موافقین و مخالفین کے نزدیک یوسفل اور پاپولر ہو چکی ہے اب گورنمنٹ ازراہ دوراندیشی اسکیطرف ضرور توجہ کرے اور سلطنت روم سے اس باب مین خط و کتابت کرے خصوصاً اس حالتمین کہ اعیان گروہ اہلحدیث کی جانب سے اس استدعا کی متضمن درخواست پیش ہو -

صاحب گورنمنٹ سے رپورٹر سے امید ہے کہ وہ اس مضمون کو اچہی تفصیل سے گورنمنٹ کے گوش گذار کرینگے)
یہہ تو اس مضمون کا اصل مدعا بیان ہوا - اب اُن حضرات نکتہ چین کی نکتہ چینی پر رائے زنی کی جاتی ہے کہ وہ بہی توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے - مگر پہلے اپنے معاصرین (خصوصاً اپنے ہموطن دوست اڈیٹر اخبار

† لفظ سرکار متن مین ہے اور انصاری حاشیہ مین - بعلامت ن نسخہ

112

رفیق ہندسی جنہون نے اپنی پرچہ ۲۶- اپریل مین اہل اخبارات کی باہمی ناچاقی پر افسوس کیا ہی اور ایڈیٹر اخبار
شیر قیصر کی اخبار میرٹھ کو باغی قرار دینی پر انکو (مصرعہ) این کار از تو آید مردان چنین کنند کا مصداق ٹھہرایا ہی
سے معافی مانگتی ہین اور اسمین اپنا یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ وہ لوگ ہمکو کھلم کھلا مخبر و مفسد قرار
دیتے ہین پس اگر ہم اسکے جواب مین کچھہ نہ بولین تو گویا اپنا مخبر و مفسد ہونا ناحق تسلیم کرلین - اسکے بعد
گذارش پرداز ہین کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ اہلحدیث کو مفسدہ ۱۸۵۷ء کو بغاوت قرار دینی اور اسمین خود
شریک نہ ہونی اور ایک لیڈی کی جان بچانے کو ایڈیٹر شیر قیصر کا خیر خواہ نصاری قرار دینا یہہ معنی رکہتا ہے
کہ ایسی کامونمین اور ایسی موقعون پر گورنمنٹ کی خیر خواہی مذہب نصاری کی خیر خواہی و تائید ہی جو اسلام کے
مخالف اور ناجایز امر ہے - اور اگر وہ اس کلام سی یہہ معنی مراد نہ رکھتی ہو اور غدر ۱۸۵۷ء مین شریک ہونی اور
اسکو بغاوت و معصیت قرار دینی اور اس لیڈی کی جان بچانیکو وہ جائز طور پر سرکار کی خیر خواہی سمجھتی ہو تو لفظ
نصاری جو گورنمنٹ کا مذہبی ایڈیشن ہی اسموقعہ پر قلم مین نہ لاتی - اور اس معنی کر یہہ کلام گورنمنٹ سی
[illegible] مذہب اسلام سے مخالفت نہیں کرتا ہی اور اسپر انکو بمقابلہ اخبار
میرٹھہ اپنی اخبار مطبوعہ ۱۵- اپریل مین یہہ دعوی کرنا کہ لکھنؤ مین ایسا کوئی اخبار نہین جسکو گورنمنٹ
انگریزی سی دلی عداوت ہو کب زیبا ہی - اور خود مدعی اسلام ہونا اور خیر خواہان گورنمنٹ کو مخالف اسلام
قرار دینا کیونکر روا ہے -

اپکو اگر مسئلہ جہاد یا غدر ۱۸۵۷ء یا خیر خواہی گورنمنٹ نصاری (جسکی ظل حمایت و رعایت مین مسلمان مامن
آباد ہون) کی نسبت حکم اسلام سی ناواقفی ہی تو آپ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ کو اور ان نمبرون کو
جنکا اس صفحہ کے نوٹ مین ذکر ہے ملاحظہ فرماوین - اور اگر آپ ان احکام اسلام سی واقف ہو کر ان پر
یقین نہین رکھتی تو پھر آپکو حلال نہین ہی کہ ایک دم عملداری اس گورنمنٹ مین جسکو نصاری سی تعبیر کرتے
ہین اوقات بسر کرین - بلکہ آپکے خیال کے رو سی آپ پر فرض ہی کہ اس دار الحرب سی ہجرت کرکے حرمین
پر امین وہان تشریف لیجاوین جہان آپ کے مہاجر مولوی رحمت اللہ (مفسد و باغی ۱۸۵۷ء) تشریف
لیگئے ہین وہان بیٹھکر اسی اخبار شیر قیصر کے ذریعہ جو جی مین آوی بغاوتین یا عداوتین پھیلا دین -

آپکا یہ فرمانا کہ تمنے مولوی رحمت اللہ وغیرہ باغیان سنہ ۵۷ کی مخبری کی - اسکا جواب ہم
ٹیٹل پیج اشاعۃ السنہ نمبر۱ مین دے چکے ہین پہر اس اعتراض کا اعادہ قنوت تو نہین ہے اور اگر
آپنے یہ سمجھ لیا تہا کہ اشاعۃ السنہ کو ہماری ناظرین اخبار کہان دیکھتے ہونگے تو یہ اور بہی شرم کی بات ہی
جو چیز چہپ کر مشتہر ہو جاوی وہ کہین چہپی رہسکتی ہی لیجئے ہم پہر وہی جواب عرض کرتے ہین - اشاعۃ السنہ
نمبر۱ کے ٹیٹل پیج کی معروضات کی دفعہ ۵ مین ہمنے کہا ہی ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات
مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہی اس سے ہمی اپنی ہی ضرر کی مدافعت مد نظر ہی جو شخص اسکو مسلمانون کی ضرر رسانی
سمجہی یا مخبری قرار دی وہ پہلی اکمل الاخبار دہلی نمبر ۲۶ جلد ۱۸ - اور مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ اور رسالہ انتظام المساجد
اور رسالہ جامع الشواہد زدر ملاحظہ فرما کر انصاف سے دیکہی کہ پہلی کس نے مسلمانون کو باغی اور مفسد
اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہی اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہی پہر جو کہنا ہو سو کہے
اب اگر اسکی آپ تفصیل لوگون کو سنانی چاہتی ہین تو ہمکو اس سے بہی دریغ نہین آئینی اخبار نمبر۲ جلد۸
مین اہلحدیث کی نسبت [illegible]
کہا ہی جیسا کہ حکام کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہی اور اکمل الاخبار کی نمبر ۲۶ جلد ۱۸ مین اہلحدیث کی نسبت
کہا ہی کہ ہندوستان مین ان مٹہی بہر مفسد اور باغیون کے کہنے سے (گورنمنٹ) پانچ کروڑ مسلمانون
کو باہر کر دی اور رسالہ جامع الشواہد اور انتظام المساجد کی عبارتین نمبر۱ مین بصفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ منقول
ہو چکی ہین - اب **فرمائے** مسلمانون کی مخبری کس نے کی - آپ اگر اس جرم سے بری ہین اور جو کچہہ
ہمنے آپکی اخبار یا اکمل الاخبار دہلی سے نقل کیا ہی غلط نقل کیا ہی - تو آپ پہلی مخبرون اور جہوٹون پر
لعنت کہین اور ہم اسپر بشدّ و مدّ آمین بالجہر کہنے کو حاضر ہین -

یہی اڈیٹر دار السلطنۃ کلکتہ کی دعوی مخبری کا جواب ہی اور جو **اُس نے** اور سخت
کلامیان کی ہین اسکا ہم کچہہ جواب نہین دیتی - ہم سے پہلی ایک ثالث ہم عصر اڈیٹر اخبار کوہ نور لاہور
نے جو اسکا جواب دیا ہی اسکو ناظرین کی انصاف کی امید سے نقل کر دیتے ہین - آپ فرماتے ہین

اتنی زیادتی بہی چاہیے

۲۹ - مارچ کے اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نے کچھہ اوپر تین کالم **مولوی محمد حسین لاہوری** کے عنوان سے لکھکر جتایا ہے کہ مولوی صاحب موصوف اہل اسلام مین فساد کی ترقی دینے والون بلکہ بانیان فساد مین **اول** نمبر ہین اور انکی اشاعت السنہ کو اشاعۃ النفاق کے نام سے نامزد کر کے بہت ہی پرجوش بحث اُن کی اور اُن کے اوستاد مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی کے مذہبی عقاید پر کی ہے جسپر یہہ دو نو مقلد اور غیر مقلد بزرگوار آپ ہی بہگت لین گے - مگر ہماری اپنی گذارش تو نکتہ رس معاصرین سی صرف اسیقدر رہے جسکو پہلی بہی بمراتب التماس کر چکے ہین کہ جہانتک ممکن ہو کبہی **ذاتیات** سی بحث نہ کی جاوے اور نہ وہ کسی اخبار کو (جبکہ وہ سب ہندو مسلمان اور عیسائیون کے ساجہی کا مال ہونے سے محض ایک ملکی اخبار تسلیم کیا گیا ہے) مذہبی چہیڑ چہاڑ کا آلہ بنائین ایسی قضایا کسی لئے تو کچھہ وہی قومی رسالی یا خاص قسم کے اخبار موزون ہین [illegible] مرحوم تہذیب الاخلاق یا نور افشان لدہیانہ یا گیور کہتا ہی بجوارہ کیطرح اپنی اغراض کی شاعت کے بعد اُنہی اغراض سی نامزد کردئی ہون - ایک ملکی اخبار مین اور پہر وہ بہی اڈیٹوریل کے ذیل مین ایسی دور از مصلحت کج بحثیون کا درج کرنا وقایع نگاری کی پولیٹکل شریعت مین گناہ کبیرہ سے کم نہین ہی - جس سی ملکی اخبارون اور اصلاحون اور انتظامون یا اخلاقی ترقیات کی تدابیر کے عوض آپسمین شکر رنجی یا ایک دو ہم خیالون کی جی خوش کر دینے کے سوا کوئی نیک نتیجہ نکل نہین سکتا - ایک ایسا ناکارہ جوش جو کسی مہذب گروہ کی انسان سے لام کاف نکالنے مین ظاہر ہو صرف نفرت و کراہت ہی کی بنیادون کو مضبوط نہین کرتا - بلکہ (دور از حال دوستان) کبہی کبہی اُس سی انسان ایسا ریوڑہی کے پہیر مین آجاتا ہے کہ توبہ ہی بہلی - دار السلطنت جیسی اخبار سی جسکا مقام اشاعت ایک واجب التعظیم دار الامارت ہندوستان کے لئے ہی بعید ہی کہ وہ کسی سے اولجہنا پسند کرے - بلکہ ہم تو اس فن شریف کے چمنکدہ مین اپنی تمام ننہی پودے سے اُنکی عمدہ تربیت اور نشو و نما

ہونے کے لئے بہی رفیقانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ اپنی رفتار و گفتار مین سلامت روی اختیار کرین اور "ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند" کو اپنا دستور العمل بنائین ورنہ کچہہ وہی پاجی - مخالف - چرکٹے - بد وضع - اوباش - لپے - لُچے - نالایق شہدہ مزاج وغیرہ وغیرہ کہنا نہین جانتے

دہن خویش بدشنام میالا صائب کاین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

ہم مطلق شوخی تحریر کے مانع و مزاحم نہین ہین بلکہ جب کسی امر کے نتیجہ کی برائی بہلائی کا فیصلہ کرکے شوخ قلمی کو مہذب پیرائے مین ظاہر کیا جاوے تو ہم دل سے اس تحریر کو پسند کرتے ہین لیکن وہ سب الفاظ یا اُس قسم کے الفاظ جو ایک رفیق ہمعصر کے خیال کا نمونہ اور اُنکی ایک ہی مضمون سے ہمنے بطور مشتے نمونہ خروارے نقل کئے ہین بہت ہی نازیبا اور وقایع نگاری کے مسلک کے خلاف ہین - جسکا معیار یہی ہے کہ اگر وہ اپنے [illegible] ناپسندیدہ ہین جسکی اصلاح بہت ضروری ہے - اگر کسے ایسے ویسے مضمون کے لکہنے کے بعد اُسکی نظر ثانی کی بہی تکلیف گوارا کیجایا کرے اور ساتہہ ہی اتنا خیال بہی التزاماً ہونا ہی کہ اُسوقت راقم مضمون اسکو نہین دیکہہ رہا ہے بلکہ کسی بڑے سے بڑے حریف یا نکتہ چین کی نظر اُسپر پڑ رہی ہے اور اس صورت مین جن الفاظ یا عبارات کی نسبت یہہ احتمال ہوتا ہو کہ حرفا کو اُنپر انگشت نمائی کا موقع ملیگا - اور پہر اُنکی حک و اصلاح بہی کردی جائیگی تو ہمین امید نہین کہ کبہی کوئی پہر نکل سکے " (کوہ نور نمبر ۱۴ جلد ۶۳ مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۸ء) **اِس جواب کے جواب** یا آیندہ ہماری کسی بات کے جواب مین اڈیٹر دار السلطنت کلکتہ سخت کلامی سے پیش آوین گے تو ہم بہی جو کچہہ مناسب نظر آیا سنائینگے **بالفعل** باقتباس کلام اپنے ہمعصر اڈیٹر کوہ نور لاہور کے اتنا کہتے ہین کہ یہہ اخبار جس کے اڈیٹر کے ایسے خیال ہین دار السلطنت کلکتہ سے شایع ہونیکے لایق نہین ہے اسمین کلکتہ کے

116

نام کو بٹہ لگتا ہے - یہہ دہلی ہی سے جہان کا اس کا مشتہر (یا پرو پرائٹر) رہنے والہ ہے اور وہ قدیم سے فتنہ و فساد کا معدن و منبع ہے شایع ہونیکے لایق ہے - اور اگر اسکے اس قسم کے خیالات کہ "مسلمانون کا باہمی تفرقہ گورنمنٹ کی خوش اقبالی ہے اور گورنمنٹ اسبات کی خود منفر ہے" گورنمنٹ کے نزدیک پسندیدہ و خیر خواہانہ خیالات ہین تو اس اخبار کو اور ترقی دینی چاہئے - گورنمنٹ اسکے پریس کو لنڈن مین بلالے اور وہان سے یہ اخبار دار السلطنت لنڈن کے نام سے شایع ہوا کرے -

اخیر مین ہم اسبات پر افسوس اور حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہین کہ آیا اس قسم کے مضامین کو صاحب گورنمنٹ رپورٹر اور پولٹیکل عہدہ دار گورنمنٹ مین پیش نہین کرتے - یا پیش ہو کر معرض بحث و غور مین نہین آتے -

ہمارے فیاض و ہر دل عزیز وسرائے لارڈ رپن بالقابہ نے اخبارون کو آزادی دی ہے [illegible] مضامین [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] رعایا کی خیرخواہی اور گورنمنٹ مسلمانون کی باہمی تفرقہ کو اپنی خوش اقبالی سمجھتی ہے کیطرف بے التفاتی و کم توجہی ہرگز پالیسی گورنمنٹ کے موافق نہین ہے - یہ مضامین کبھی نہ کبھی برا اثر دکھائینگے مسلمانون کو خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ سے منحرف کر دینگے - آیندہ گورنمنٹ خود دانا ہے -

امور مملکت و ملک خسروان دانند
گدائی گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری کی تقریر پر نظر

ہماری مضمون ترقی معکوس مندرج نمبر ۷ جلد ۶ کے مقابلہ مین مولوی صاحب موصوف العنوان نے ایک تقریر تحریر فرمائی تہی جو اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۵ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۹۳ء مین شایع ہوئی ہے اسکا جواب ہمنی ایک خط اسمی اوڈیٹر مشیر قیصر مین ادا کیا تہا جو مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۴ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۱۶ مین شایع ہوا ہی اس جواب کی جواب مین آپنی ایک اور تقریر تحریر فرمائی ہے جو مشیر قیصر جلد ۸ کے نمبر ۱۳ مین لغایت نمبر ۱۷ شایع ہوئی ہی۔

یہہ تقریر اس قابل نہ تہی کہ ہم اسکا جواب تحریر مین لاتے اور ایسی تقریر کے محرر کو مخاطب بناتے سے ہم کیا کوئی بھی اہل علم صاحب تہذیب اس امر کو پسند نہین کرتا۔ کیونکہ یہہ تقریر اول سے آخر تک عامیانہ و غیر مہذبانہ طعن و تشنیعات و مجادلانہ الزامات سے مملو ہے اور جواب مناظرہ کے مخالف۔ اور علم و انصاف سی معطل۔ پہر ایسی تقریر کے جواب مین قلم اوٹہانا اور ایسی شخص کو مخاطب بنانا کسی اہل علم و انصاف و پابند تہذیب کو کب مناسب ہی۔

ولیکن اگر ہم یہہ سمجہکر یا اتنی بات جتاکر خاموش ہو رہتی ہین تو شاید اس سکوت کو اکثر اس تقریر کے ناظرین (جو اہل علم نہین ہین اور وہ یہہ نہین جانتے کہ مناظرہ کیا چیز ہے اور مجادلہ کیا اور علم حدیث کس علم کا نام ہے اور تہذیب کسکو کہتی ہین) عجز پر حمل کرین اور اس تقریر کے یہہ دعوی کرتے آداب مناظرہ کو ترک کیا اور سایل سے دلیل کا مطالبہ کیا" دیکہکر یہہ خیال کرنے لگین کہ صاحب اشاعۃ السنہ نے ان باتون مین الزام کہایا ہی اسلیے بد گوئی و بے تہذیبی مخاطب کے بہانہ سی سکوت اختیار کیا ہی اور اس بیت کا امتثال کیا ؎

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان
کنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساخت

(افسوس اس مضمون کیواسطی جگہ نہ بچی لہذا آئندہ پر ملتوی کیا گیا)